السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جھوٹی کہانیاں (جو کہ مختلف ڈائجسٹوں وغیرہ میں شائع ہوتی ہیں) پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوٹے قصے کہانیاں افسانے ڈرامہ ناول جنسی سنسنی خیز لٹریچر رسالے بے حیائی کے پرچار اخبارات اور جدید ترین ایجادات ریڈیو ٹی وی وی سی آر ویڈیو فلمیں وغیرہ سے بے راہ روی کا درس لینا اپنی عاقبت کو خراب کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا ۚ أُولٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦ ... سورة لقمان

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کیساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''

قرآنی لفظ (لھوالحدیث) میں مذکورہ بالا سب چیزیں داخل ہیں۔ ''سیرۃ ابن ہشام' وغیرہ میں موجود ہے کہ نضر بن حارث کا کاروبار یہی تھا کہ وہ مکہ سے عراق وفارس وغیرہ جاتا۔ وہاں سے شاہان عجم کے قصے اور رستم واسفندیار کی داستانیں لاکر قصہ گوئی کی محفلیں جماتا تاکہ لوگوں کی توجہ قرآن سے ہٹ جائے اور وہ قصے کہانیوں میں کھوجائیں مسئلہ ہذا پر سیر حاصل بحث کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن 4/8 مولانا مودودی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص841

محدث فتویٰ